سوال

(286) عہد شکنی قابل مواخذہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آزاد کشمیر سے ابو بکر لکھتے ہیں کہ ایک عورت مسماۃ رشیدہ خاتون فوت ہوگئی پسماندگان میں سے اس کا شوہر جمیل دو بیٹیاں جمیلہ اور حمیدہ والد عبدالرشید اور والدہ رحمت خاتون موجود ہیں پھر ایک ماہ بعد اس کی بیٹی جمیلہ بھی فوت ہوگئی اب ان کا ترکہ کیسے تقسیم ہوگا؟ نیز مسماۃ رشیدہ جب بیمار ہوئی تو اس کا علاج والدین نے قرض لے کر کرایا اس کے شوہر جمیل نے وعدہ کیا تھا کہ میں اس کے علاج پر اٹھنے والے اخراجات ادا کروں گا لیکن وہ اب اپنے وعدے سے منحرف ہے کیونکہ مسماۃ رشیدہ کی جائیداد سے شوہر کا حصہ اس کی بیوی کے علاج پر اٹھنے والے اخراجات کے عوض رکھا جا سکتا ہے اس کا علاج مرحومہ کے والدین نے کروایا تھا کہ ہمیں اس کی جائیداد سے جو حصہ ملے گا وہ ہم کسی یتیم بچی کی شادی پر خرچ کر دیں گے اس کے شوہر نے بھی یہی کہا تھا کہ میں بھی اپنے حصہ کا سب کچھ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں لیکن اب اس نے تمام ساز و سامان اپنے والدین کے گھر پہنچا دیا ہے کیا اس سے اللہ کے ہاں اس عہد شکنی کا موخذاہ ہوگا؟ کتاب و سنت کی روشنی میں جواب دیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ دراصل تین سوالات ہیں ترتیب داران کا جواب حسب ذیل ہے: (1) علم فرائض کی اصطلاح میں اس طرح کی تقسیم در تقسیم کو مناسخہ کہا جاتا ہے صورت مسئولہ میں دو دفعہ تقسیم کا عمل کرنا ہوگا پہلے فوت ہونے والی مسماۃ رشیدہ کا ترکہ تقسیمو گا پھر اس کے بعد فوت ہونے والی اس کی بیٹی جمیلہ کو ملنے والا حصہ موجود ورثاء پر تقسیم کیا جائے گا۔ پہلی تقسیم کے مطابق خاوند جمیل کو 4/1، والد عبدالرشید کو 6/1، والدہ رحمت خاتون کو بھی 6/1، اور دونوں بیٹیوں کو 3/2 یعنی بیٹی جمیلہ کو 3/1 ملے گا۔ دوسری تقسیم کے مطابق بیٹی جمیلہ کو ملنے والا حصہ 3/1 موجود ورثاء پر تقسیم ہوگا جس کی صورت یہ ہے کہ جمیلہ کی نانی رحمت خاتون کو 3/1 کا 6/1 اور باقی اس کے باپ جمیل کو عصبہ ہونے کی حیثیت سے 3/1 کا 6/5 ملے گا اس کی بہن حمیدہ اور نانا عبدالرشید کو اس دوسری تقسیم سے کچھ نہیں ملے گا اور انہیں محروم قرار دیا جائے گا اب نانی رحمت خاتون کا 3/1 کا 6/1۔ 18/ ملتا ہے اسے 6/5=18/5 نیز اسے اپنی بیوی مسماۃ رشیدہ سے بھی 4/1 ملا تھا لہذا اس کا مجموعی حصہ 4/1۔+18/5=19/36 ہے اب موجودہ ورثاء کے حصوں کی نسبتیں حسب ذیل ہیں۔

جمیل۔19، 36/19، حمیدہ 3/121، عبدالرشید 6، 6/1 رحمت خاتون 18/4۔8۔36/45،

اب درج بالا تفصیل کے مطابق مرحومہ کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کا حساب لگا کر اس کے 45 حصے کر لیے جائیں ان میں 19 جمیل کو 12 حمیدہ کو 6 عبدالرشید کو اور 4 رحمت خاتون کو دے دیئے جائیں۔

(2)نکاح کے بعد بیوی کا نان ونفقہ اور دیگر اخراجات خاوند کے ذمہ ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی جیسے دستور کے مطابق (مردوں کا حق) عورتوں پر ہے۔ (2/البقرۃ:228)

نیز حدیث میں خاوند کے ذمہ کھانا لباس اور دیگر اخراجات ہیں بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ جب بیوی بیمار ہو جائے تو اس کے علاج پر اٹھنے والے اخراجات خاوند ادا کرے گا خاص طور پر صورت مسئولہ میں جب خاوند نے اس بات کا اقرار بھی کیا ہے کہ میں اس پر اٹھنے والے اخراجات ادا کروں گا اگر وہ اس عہد وپیمان کے بعد اس کی ادائیگی میں پس وپیش کرتا ہے تو والد تو اولدین کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اس کی بیوی کی جائیداد سے ملنے والا حصہ اخراجات کے بدلے رکھ لیں اور اسے کچھ نہ دیں بشرطیکہ اس کا حصہ اٹھنے والے اخراجات سے زائد نہ ہو بیوی کے والدین ایسا کرنے سے عند اللہ ماخوذ نہیں ہوں گے کیونکہ اپنا حق لینے کےلیے مجبوراًیہ اقدام کر رہے ہیں۔

(3)والدین کی یہ سوچ بڑی دانشمندانہ ہے کہ ہم اپنی بچی سے ملنے والے حصہ کو کسی یتیم بچی کی شادی پر خرچ کر دیں گے اور شوہر کا عہد کرنا بھی قابل تحسین تھے کہ وہ بھی اپنے حصے کی تمام رقم فی سبیل اللہ خرچ کر دے گا لیکن یہ وعدہ کرنے کے بعد اس نے جو کردار ادا کیا ہے وہ انتہائی قابل مذمت اور لائق نفرت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اپنے وعدے کو پورا کرو کیونکہ عہد کے متعلق ضرور پوچھا جائے گا(17/بنی اسرآئیل:34)

اس آیت کے پیش نظر خاوند نے عہد شکنی کا ارتکاب کیا ہے وہ عند اللہ قابل مواخذہ ہے والدین کو چاہیے کہ وہ خاوند کی اس زیادتی پر صبر کریں اور اپنی بچی کے ایصال ثواب کے لیے حسب وعدہ اپنے پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کےلیے خاوند کی اس عہد شکنی کو آڑے نہ آنے دیں اللہ تعالیٰ ہم سب کی آخرت ثمر آور بنائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:309